کنیت رکھنے کی شرعی حیثیت؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Lar:11755   تاریخ: 10-11-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کنیت رکھنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

مرد و عورت، دونوں کے لیے کنیت رکھنا مستحب اور اچھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سے زائد کنیتیں تھیں اور آپ علیہ الصلاۃ والسلام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی کنیتیں رکھا کرتے تھے اور اچھی کنیت سے پکارنے کو پسند فرماتے تھے۔ بہتر یہ ہے کہ اولاد میں سے سب سے بڑے بیٹے کے نام پر اور بیٹا نہ ہو تو بڑی بیٹی کے نام پر کنیت رکھی جائے۔

معجم الکبیر للطبرانی میں ہے:"كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعجبه أن يدعو الرجل بأحب أسمائه إليه وأحب كناه" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ کسی بھی شخص کو اس کے پسندیدہ نام اور محبوب کنیت سے پکارا جائے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، جلد04، صفحہ13، مطبوعہ القاھرہ)

مشکاۃ المصابیح میں ہے:"عن أنس رضي الله عنه قال: كناني رسول الله صلى الله عليه وسلم ببقلة كنت أجتنيها" ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت اس سبزی سے رکھی جسے میں چنا کرتا تھا، (یعنی ابو حمزہ)۔
(مشکوۃ المصابیح، جلد 07، صفحہ 1348، مطبوعہ بیروت)

مصنف ابن ابی شیبہ میں امام زہری سے روایت ہے: "كان رجال من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يكتنون قبل أن يولد لهم" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب صاحب اولاد ہونے سے پہلے ہی کنیت رکھ لیتے تھے۔
(مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 05، صفحہ 300، مطبوعہ ریاض)

عمدۃ القاری میں پیارے نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی کنیت کے متعلق فرمایا: "كان النبي صلى الله عليه وسلم يكنى: بأبي القاسم وهو أكبر أولاده، وعن ابن دحية: كنى رسول الله، صلى الله عليه وسلم بأبي القاسم لأنه يقسم الجنة بين الخلق يوم القيامة، ويكنى أيضا بأبي إبراهيم، باسم ولده إبراهيم الذي ولد في المدينة من مارية القبطية۔۔۔۔وفي التوضيح: وله كنية ثالثة وهو أبو الأرامل" ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ابو القاسم تھی، حضرت قاسم رضی اللہ عنہ آپ علیہ السلام کے بڑے شہزادے تھے، اور حضرت ابن دحیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت مبارک ابو القاسم تھی کیونکہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام قیامت کے دن مخلوق کے مابین جنت تقسیم فرمائیں گے۔ آپ کی کنیت ابو ابراہیم بھی ہے، حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ آپ کے شہزادے ہیں جو کہ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن اطہر سے پیدا ہوئے۔۔۔۔ اور توضیح میں ہے آپ علیہ السلام کی تیسری کنیت ابو ارامل ہے۔
(عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری، جلد 16، صفحہ 100، مطبوعہ بیروت)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: قالت: أتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت: يا رسول الله، كنيت نساءك، فاكنني، فقال: تكني بابن أختك

عبد الله"ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ نے اپنی اَزواج کو کنیت عطا فرمائی ہیں۔ میری کنیت بھی رکھ دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی بہن کے بیٹے عبد اللہ کے نام پر کنیت رکھو۔ (ادب المفرد، صفحہ 295، مطبوعہ بیروت)

معجم الکبیر للطبرانی میں ہے"عن عبد الله أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كناه أبا عبد الرحمن ولم يولد له"ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کنیت "ابو عبد الرحمن" رکھی حالانکہ ان کے ہاں اولاد نہیں تھی۔ (معجم الکبیر للطبرانی، جلد 09، صفحہ 65، مطبوعہ قاھرہ)

سنن ابو داود شریف میں حدیث پاک ہے:" انه لما وفد إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم مع قومه سمعهم يكنونه بأبي الحكم، فدعاه رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال: إن الله هو الحكم، وإليه الحكم، فلم تكنى أبا الحكم؟» فقال: إن قومي إذا اختلفوا في شيء أتوني، فحكمت بينهم فرضي كلا الفريقين، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما أحسن هذا، فما لك من الولد؟ قال: لي شريح، ومسلم، وعبد الله، قال: فمن أكبرهم؟ قلت: شريح، قال: فأنت أبو شريح "ترجمہ: جب حضرت ہانی رضی اللہ عنہ اپنی قوم کی وفد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی قوم کو انہیں ابو الحکم کی کنیت سے پکارتے سنا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں طلب کیا اور ارشاد فرمایا: اللہ پاک حکم ہے اور حکم اسی کے سپرد ہے، تم نے اپنی کنیت ابو الحکم کیوں رکھی؟ تو حضرت ہانی نے عرض کیا کہ جب میری قوم میں کسی معاملے میں اختلاف ہوتا ہے تو وہ میرے پاس آتے ہیں، میں ان کے مابین فیصلہ کرتا ہوں، تو دونوں فریق اس پر راضی

ہو جاتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کتنا ہی اچھا کام ہے، تمہارے کتنے بیٹے ہیں ؟عرض کیا کہ میرے شریح، مسلم اور عبد اللہ تین بیٹے ہیں، آپ نے فرمایا کہ ان میں سے بڑا کون ہے ؟حضرت ہانی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ شریح بڑے ہیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ تو تم "ابو شریح ہو۔" (سنن ابی داود، جلد04، صفحہ289، مطبوعہ بیروت)

اس حدیث پاک کے تحت شرح سنن ابی داود لابن رسلان (متوفی 844) میں ہے:" فيه استحباب تكنية الرجل بأكبر أولاده، لهذاالحديث " ترجمہ: اور اس حدیث میں مرد کے لیے اپنی اولاد میں بڑے کے نام پر کنیت کے استحباب پر دلیل ہے۔

اسی طرح ایک اور حدیث کی شرح میں کنیت کے متعلق لکھا:" فيه استحباب تكنية المرأة والصغير والرجل، فإن فيه نوع إكرام " ترجمہ: اس میں عورت، بچے اور مرد کی کنیت کے مستحب ہونے پر دلیل ہے اور اس میں تعظیم کا پہلو ہے۔

(شرح سنن ابی داود لابن رسلان، جلد19، صفحہ 61،95، مطبوعہ دار الفلاح)

مرقاۃ المفاتیح میں شرح السنہ کے حوالے سے ہے:" إن الأولى أن يكتني الرجل بأكبر بنيه، فإن لم يكن له ابن، فبأكبر بناته، وكذلك المراة تكتني بأكبر بنيها، فإن لم يكن لها ابن، فبأكبر بناتها " ترجمہ: بہتر یہ ہے کہ مرد اپنے بڑے بیٹے کے نام پر اور اگر بیٹا نہ ہو تو بڑی بیٹی کے نام پر کنیت رکھے اور اسی طرح عورت اپنے بڑے بیٹے کے نام پر کنیت رکھے اور بیٹا نہ ہو تو بیٹی کے نام پر کنیت رکھے۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد07، صفحہ3004، مطبوعہ بیروت)

التوضیح لشرح الجامع الصحیح میں ہے:" روي عن عمر بن الخطاب أنه قال: عجلوا بكنى أولادكم؛ لا تسرع إليهم ألقاب السوء وهذا كله من حسن الأدب " ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا: اپنے بچوں کی کنیت رکھنے میں جلدی کرو، اس سے

پہلے کہ ان کی طرف بُرے اَلقاب سبقت لے جائیں اور یہ تمام اُمور حُسن ادب سے ہیں۔
(التوضیح لشرح الجامع الصحیح، جلد28، صفحہ624، مطبوعہ دمشق)

تفسیر قرطبی میں تفسیر کشاف سے منقول ہے:"روي عن النبي صلى الله عليه وسلم: من حق المؤمن على أخيه أن يسميه بأحب أسمائه إليه، ولهذا كانت التكنية من السنة والأدب الحسن "ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے: ایک مؤمن کے اپنے مؤمن بھائی پر آنے والے حقوق میں سے ایک حق یہ ہے کہ اسے اس کے محبوب نام اور کنیت سے پکارے، اور اسی وجہ سے کنیت رکھنا سنت اور اچھے اخلاق میں سے ایک ہے۔
(تفسیر قرطبی، جلد16، صفحہ330، مطبوعہ قاھرہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

14ربیع الثانی1444ھ/10نومبر2022ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے